”امدادکُن، امدادکُن یاغوثِ اعظم دستگیر“ والے اشعار کا حکم

ریفرنس نمبر: Lar 5873 تاریخ: 12-07-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شَرعِ متین اس بارے میں کہ کیا مندرجہ ذیل اشعار پڑھنا شِرک ہے کہ ان میں غیرُ اللہ سے مدد مانگی گئی ہے؟

اِمداد کُن اِمداد کُن   اَز بَندِ غَم آزاد کُن

دَر دِین و دُنیا شاد کُن   یا غوثِ اَعظم دَستگِیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور اشعار پڑھنا شرعاً جائز ہے۔ ان میں ہرگز شرک نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن و احادیث شاہد ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رٰکِعُوۡنَ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (پ6، المائدۃ: 55)

علّامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات: 1241ھ) تفسیرِ صاوی میں آیت ﴿وَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: ”المراد بالدعاء العبادۃ وحینئذ فلیس فی الآیۃ دلیل علی مازعمہ الخوارج من ان الطلب من الغیر حیا او میتا شرک فانہ جھل مرکب لان سؤال الغیر من حیث اجراء اللہ النفع او الضرر علی یدہ قد یکون واجبا لانہ من التمسک بالاسباب ولا ینکر الاسباب الا جحود او جھول“ ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیرِ خدا سے خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ کچھ مانگنا شرک ہے۔ خارجیوں کی یہ بکواس جہلِ مرکب ہے کیونکہ غیرِ خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طَلَبِ اسباب سے ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔ (تفسیر صاوی، 1550/4)

غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کا جواز سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ” اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ “ترجمہ: خیر اور حاجتیں طلب کرو نیک وخوبصورت چہرے والوں سے۔

(معجم کبیر، 81/11، حدیث:11110)

حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں:”اذا نفرت دابۃ احدکم او بعیرہ بفلاۃ من الارض لا یری بھا احدا، فلیقل: اعینونی عباد اللہ، فإنہ سیعان“ ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے ”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔“ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 103/6)

امام شیخ الاسلام شہاب رَملی انصاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی (سالِ وفات:1004ھ) کے فتاویٰ میں ہے: ”سئل عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد یا شیخ فلان و نحو ذٰلک من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتھم ام لا؟ فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثۃ بعد موتھم“ یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاو مرسلین واولیاو صالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یا رسولَ اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعدِ انتقال بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین واولیاء و علماء سے مدد مانگنا جائز ہے اور وہ بعدِ انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ **(فتاویٰ رملی، 382/4)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

07 شوال المکرم 1437ھ 12 جولائی 2016ء

المفتی دار الافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے